

# تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانے بغیر نماز شروع کر دی، تو کیا حکم



دارالافتاء اہل سنت  
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 07-08-2023

ریفرنس نمبر: mul-765

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر تکبیر تحریمہ کے لیے بھولے سے ہاتھ نہ اٹھائے، فقط زبان سے "اللہ اکبر" کہہ لیا تو کیا حکم ہے؟ سجدہ سہو لازم ہو گا یا نہیں؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

قوانین شریعت کے مطابق سجدہ سہو، بھولے سے نماز کا کوئی واجب چھوٹنے سے واجب ہوتا ہے، سنن و مستحبات کے ترک سے واجب نہیں ہوتا اور تکبیر تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھ اٹھانا سنت مؤکدہ ہے، واجب نہیں، لہذا سہوا (یعنی بھولنے کی وجہ سے) اس کے ترک سے سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا اور گناہ بھی نہیں ہو گا، البتہ سنت مؤکدہ کے حکم کے مطابق جان بوجھ کر ایک آدھ بار تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ نہ اٹھانا اگرچہ گناہ نہیں، مگر قابل ملامت ضرور ہے اور بلا عذر اس کی عادت بنالینا گناہ ہے۔

غنیۃ المتملی میں ہے: ”لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا یجب

بترک السنن و المستحبات - ملقطاً“ سجدہ سہو، نماز کے واجبات میں سے (بھولے سے) کسی

واجب کے ترک پر لازم ہوتا ہے، لہذا سنن و مستحبات کے ترک پر سجدہ سہو لازم نہیں۔

(غنیۃ المتملی، صفحہ 393، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے، تو اس کی

تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔“

(بہار شریعت، ج 01، ص 708، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: ”سنن و مستحبات کے ترک سے سجدہ سہو نہیں، بلکہ نماز ہو گئی۔ ملخصاً“

(بہار شریعت، ج 01، ص 709، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تکبیر تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانے کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں سنن نماز کے بیان

میں فرمایا: ”(رفع الیدین للتحریمة) فی الخلاصة: إن اعتاد ترکہ أثم، ملخصاً“ تکبیر تحریمہ

کے لیے دونوں ہاتھ اٹھانا (سنت ہے)، خلاصہ میں ہے، اگر ترک کی عادت بنالی تو گنہگار ہو گا۔

(تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، ج 2، ص 208، مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتار میں ہے: ”قوله: (فی الخلاصة إلخ) حکمی فی الخلاصة أولا خلافا، قیل یأثم،

وقیل لا. ثم قال: والمختار إن اعتاده أثم لا إن كان أحيانا. اهـ. وجزم به فی فیض و کذا فی المنیة

اهـ“ شارح علیہ الرحمة کا قول (خلاصہ میں ہے۔۔ الخ) خلاصہ میں پہلے اختلاف ذکر کیا کہ ایک قول

کے مطابق گنہگار ہو گا اور ایک قول کے مطابق نہیں، پھر فرمایا مختار یہ ہے کہ اگر ترک کی عادت بنالی

تو گنہگار ہو گا اور کبھی کبھار ترک کیا تو نہیں۔ اهـ۔ اسی پر فیض میں جزم کیا اور ایسا ہی منیہ میں ہے۔

(رد المحتار، ج 2، ص 208، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمة الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”ہاں جو

سنت مؤکدہ ہو اور کوئی شخص بلا ضرورت بے عذر براہ تہاون و بے پروائی اس کے ترک کی عادت

کرے اُسے ایک قسم اثم لاحق ہوگی“ فی شرح المنیة للعلامة ابراهیم الحلبي لا یترک رفع الیدین

عند التكبير لانه سنة مؤكدة ولو اعتاد تركه ياثم، اما لو تركه بعض الاحيان من غير اعتياد فلا ياثم وهذا مطرد في جميع السنن المؤكدة“ علامہ ابراہیم حلبی کی شرح منیہ میں ہے کہ تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا ترک نہ کیا جائے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور اگر ترک کی عادت بنالی تو گنہگار ہوگا، ہاں بغیر عادت کے کسی وقت ترک کیا، تو گنہگار نہ ہوگا اور یہی اصول تمام سنن مؤکدہ میں جاری ہوتا ہے۔ ملخصاً۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 8، ص 562، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”سنت مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو، مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 1، ص 596، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

والله اعلم عز وجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم



کتبہ

مفتی فضیل رضا عطاری

19 محرم الحرام 1445ھ / 07 اگست 2023ء